



سوال

(886) قنوت میں رکوع سے پہلے یا بعد میں ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر میں کافی عرصہ سے یہ مسئلہ اختلاف کا باعث ہے کہ نماز وتر میں رکوع سے پہلے یا بعد میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا عمل ہے؟ آیا ہم اس کو بدعت کہہ سکتے ہیں؟ اگر بدعت نہیں تو اس کے جواز پر مفصل دلائل ارشاد فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا بعض سلف صالحین سے ثابت ہے۔ امام محمد بن نصر مروزی نے ”قیام اللیل“ میں باقاعدہ بابن الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”باب رفع الأیدی فی القنوت“ پھر اس کے تحت آثار و اقوال نقل کیے ہیں، جو ”رفع الأیدی“ پر نص ہیں۔ جہاں تک اصل مسئلہ کا تعلق ہے، سو اس بارے میں عرض ہے، کہ مذکورہ آثار کی بناء پر اگر کوئی شخص وتر کی دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھالے، تو جائز ہے اور اگر کوئی نہ اٹھائے، تو اس پر بھی نکیر نہیں۔ مسئلہ بڑا میں دونوں پہلوؤں پر عمل کرنا درست ہے، جسے کوئی چاہے اختیار کرے۔ لیکن رفع کو بدعت قرار دینا مشکل امر ہے۔ اگرچہ جانب رجحان عدم رفع ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! (الاعتصام ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۱۴ھ)

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 747

محدث فتویٰ